© rasailojaraid.com

گرو جناں دے ٹپنے ....

اس وقت میرے سامنے 11 مئی کے اخبارات پڑے ہیں ان پر تین تصاویر شائع کر کے یہ اعلان کیا گیا ہے کہ یہ کراچی میں بحریہ کی بس کو خودکش کاروائی سے اڑانے والے دہشت گردوں کے خاکے ہیں شاید یہ کوئی اتنی اہم بات نہ تھی کہ جس پر تبصرہ کیا جاتا کیونکہ ہم سمجھتے ہیں یہ صرف ہماری نیک نام اور تیز گام پولیس کی پھرتیاں ہی ہوتی ہیں کہ کسی بھی اہم کیس کو "کھوہ کھاتے" ڈالنے کیلئے وہ ایسے ڈھونگ رچاتی رہتی ہے ورنہ یہ بات ظاہر ہے کہ اگر تم مجرموں کو جانتے ہو ان کی شکلیں پہچانتے ہو کہ یہ وہ سعید روحیں ہیں جو آپ کو بدنام بھی کریں گی اور آپ کی مشکلات میں اضافہ کا سبب بھی بن جائیں گی (اور ہو سکتا ہے کہ بات بتادلے یا معطلی تک پہنچ جائے کیونکہ یہ تجربہ اور مشاہدہ کی بات ہے جب بھی کوئی ایسا اہم یا ہولناک واقعہ پیش آتا ہے کہ جو اپنے پیچھے تلخ یادیں چھوڑ جاتا ہے کئی لوگوں کے دن تاریک اور دنیا اندھیر ہو جاتی ہے تو ہمارے ارباب بست و کشاد متعلقہ افسران کو معطلی کا پروانہ تھما کر اور عوام کی آنکھوں میں سخت ایکشن کی دھول جھونک کر سمجھتے ہیں کہ ہم نے حق ذمہ داری ادا کر دیا ہے۔) تو تم ان کو کاروائی سے پہلے گرفتار کر کے تخریب کاری سے ان کا ہاتھ کیوں نہیں روکتے ہو یا پھر کہیں ایسا تو نہیں کہ یہ سب تمہاری ملی بھگت سے ہوتا ہے کہ پہلے جیبیں بھر لیں بعد میں کاروائی ڈال کر اپنی کارکردگی کی دھاک بٹھا دی۔ لیکن جس چیز نے قلم ہاتھ میں لیکر قرطاس کے سینے پہ رکھنے پر مجبور کیا ہے وہ ہے ان نوجوانوں کے چہروں پہ سجائی گئی داڑھیاں کہ ہمارے عزیز ترین ملک پاکستان کہ جس کے حصول اور قیام کیلئے کتنے ہی خمیدہ کمر بوڑھوں کے سامنے ان کے کڑیل جوان بیٹوں اور پوتوں کے لاشے تڑپائے گئے۔ کتنی ہی ماؤں کے شیر خوار بچوں کو نیزوں کی انیوں میں پرو دیا گیا۔ کتنی ہی سہاگنوں کے سامنے ان کے ارمانوں پر تلواروں کی دھاروں کو آزمایا گیا۔ کتنے ہی بھائیوں کے سامنے ان کے ماں بہن کے رشتے کے تقدس کا خون کیا گیا اور کتنی ہی مجبور و مظلوم حوا کی بیٹیوں کو ہندو اور سکھ جننے پر مجبور کر دیا گیا اور یہ سب کچھ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر قربانیوں اور مظالم کی ایسی داستانیں رقم ہوئیں کہ بڑے بڑے سخت دل قلمکار بھی ان کو الفاظ کا لبادہ نہ اوڑھا سکے اور بڑے قادر الکلام خطیب ان کو زبان پہ لانے کا حوصلہ نہ کر سکے۔ یہ صرف اور صرف اس لئے برداشت کیا گیا کہ ہم الگ ریاست میں جا کر اسلامی شعائر کو آزادی سے اپنا سکیں گے اور ارکان اسلام پر عمل پیرا ہو سکیں گے ورنہ یہ کتوں سے کھیلنے والے حکمرانوں کی عیاشیوں اور اسلام و اسلامی شعائر سے کوسوں دور بلکہ نابلد ارباب اقتدار کی آوارگیوں کیلئے قربانیاں نہ دی گئی تھیں۔ اس ملک عزیز پاکستان میں اسلامی شعائر پر عمل کرنا پہلے ہی اتنا آسان نہ تھا لیکن ملک کا ایک معتدبہ حصہ یا آبادی اس دولت جنوں کو سینے لگائے اپنے محمدی و امت محمدیہ ہونے کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔

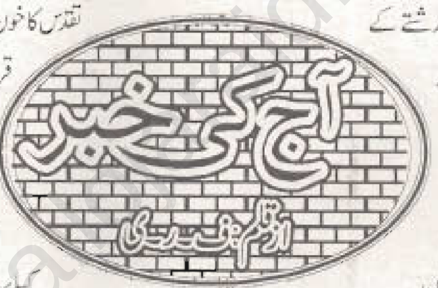

مگر بدقسمتی سے کچھ سالوں سے قوم کو فرقہ وارانہ فسادات کی بھٹی میں جھونک کر یہ باور کروانے کی کوشش کی گئی کہ ہر برائی کی ساری جڑ دیندار، اسلام پسند، اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے تعلق جوڑنے اور ظاہر کرنے والا طبقہ ہی ہے اور پھر لوگوں کے دلوں میں یہ خیال مزید پختہ و راسخ کرنے کیلئے تخریبی کاروائیوں کیلئے مساجد کا انتخاب کیا گیا کہ ایک تو لوگ اہل مساجد سے متنفر ہوں گے اور دوسرا یہ کہہ کر کہ مساجد تو زندگی کا تحفظ نہیں دیتیں اس لئے مسجدوں سے دور ہو جائیں۔ پہلے ہی لوگ ہر داڑھی والے کو اجنبی نظروں سے دیکھتے تھے اور خیال کرتے تھے کہ شاید یہی دنیا کی خطرناک ترین مخلوق ہے مگر 11 ستمبر 2001ء کو امریکہ میں دکھائے جانے والے ڈرامے کے سین نے تو جلتی پر تیل کا کام کیا اب داڑھی والوں کے خلاف اتنا پروپیگنڈہ کیا گیا کہ کئی بے چارے کمزور دل لوگوں نے داڑھیاں منڈوا دیں کہ کہیں ہم بھی 11 ستمبر کے حملوں کی پاداش میں نہ دھر لئے جائیں کیونکہ اب تو مسلمان کی داڑھی کو ایٹم بم سے بھی زیادہ خطرناک تصور کیا جانے لگا ہے پھر اس قدر الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا پر اس بات کو پھیلا دیا گیا کہ کافر تو کافر تھے ہی پاکستان جیسے اسلامی ملک کے حکمرانوں کو بھی ہر داڑھی والا ملک الموت کا نمائندہ نظر آتا ہے۔ یہی وجہ ہے جب بھی ملک میں کوئی تخریبی کاروائی ہوتی ہے تو چند داڑھی والے چہرے اخبارات میں شائع کروا کر اور ٹی وی پر دکھا کر ایک تو سنت رسول ﷺ کا نہ صرف مذاق اڑایا جاتا ہے بلکہ اس کی توہین بھی کی جاتی ہے۔ اور پھر لوگوں کو اس عمل صالح سے متنفر کیا جاتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ بعض پیشہ ور مجرموں نے اپنے دفاع کیلئے داڑھی کے تقدس کو پامال کیا ہے مگر اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ اس کی آڑ میں اچھے لوگوں کا بھی جینا محال کر دیا جائے اس لئے ہم ارباب اقتدار و اختیار سے عموماً قانون نافذ کرنے والے اداروں کے سربراہوں سے خصوصاً گزارش کرتے ہیں کہ وہ امریکہ یا اس کے اتحادی ممالک کی اندھی تقلید میں اسلامی شعائر کا مذاق نہ اڑائیں اور نہ ہی ایسے اعمال کے تقدس کو پامال کریں تمہیں عرش والے نے پیدا کیا ہے وہی رازق ہے اس نے تمہیں اختیارات سے نوازا ہے یہ امریکہ و برطانیہ اور دوسرے کفار تو خود اس اللہ کے ہی محتاج ہیں ان کو راضی کرنے کی بجائے عرش والے رب کو راضی کرنے کی کوشش کرو کہ اس میں دنیا و آخرت کی فلاح و کامیابی ہے۔

© rasailojaraid.com